فرشتے

Angels

فرشتوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ملائکہ نورانی، ملاءِ اعلیٰ، ملائکہ سماوی، ملائکہ عنصری، ملاءِ رضوان، زمانیا، فرشتے کراماََ کاتبین۔

شخصِ اکبر :

کائنات میں مخلوق اور جنات ہیں اور ان سب میں ممتاز مخلوقِ انسان ہے۔ فرشتے کی تخلیق نور سے اور جنات کی تخلیق نار سے اور انسان کی تخلیق مٹی، خلاء اور گیس سے ہوئی ہے۔ کائنات کی مرکزی قوت جہاں سے Events ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جہاں ہر چیز لوٹ کر جاتی ہے وہ تجلّیٔ اعظم کا دوسرا درجہ ہے جو عرش پر قائم ہے۔ تمام مخلوقات پر عرش محیط ہے۔ یعنی عرش کا کوئی حصہ اور جوئی چیز تجلّی سے باہر نہیں ہے۔ اس ممتاز جگہ سے زمین کی طرف نور کی لہریں نزول کر رہی ہیں۔ عرش کے نیچے پوری انسانیت کا ایک ہولہ ہے جسکو شخص اکبر یا انسانِ اکبر کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح صوفیاء کی قائم کردہ ہے۔ نوعِ انسانی کا شخص اکبر کے ساتھ ایسا تعلق ہے کہ وہ شخص اکبر کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔۔۔ نوع انسانی کی تمام زندگی شخص اکبر سے متحرک ہے۔

حیوانات کی ہر نوع کا ایک شخص اکبر بھی وہاں موجود ہے اور ہر نوع کے ہر فرد کا اپنے شخص اکبر سے تعلق ہے۔ یہ تعلق فرشتوں کے Inspiration کے ذریعے قائم ہے۔ جا طرح زمین کا ہر ذرہ کششِ ثقل میں بندھا ہوا ہے۔

رضوان۔ جنت کے منتظمین فرشتے : (رضوان جنت کے منتظمین فرشتے، زمانیا دوزخ کے منتظمین فرشتے)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ فرشتے جو عرش کو تھامے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور اللہ کا حکم ماننے کے لئے اپنے آپ کو ہر دم تیار رکھتے ہیں اور ایمان والے لوگوں کیلئے دعا مانگتے ہیں۔

"اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر ایک چیز پر حاوی ہے ان لوگوں کو جو تیری طرف متوجہ ہوئے اور تیرے راستے پر چلے، ان کی غلطیاں بخش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر دے۔ اے ہمارے پروردگار انہیں ان باغوں میں داخل کر جن میں وہ ہمیشہ رہیں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان کے ساتھ ان کے باپ داداکو، بیویوں کو اور بچوں کو بھی ہمیشگی کے باغوں میں داخل کر تو بہت عزت دینے والا اور دانائی بخشنے والا ہے۔ کم از کم یہ کہ انہیں تکلیف سے بچا۔ واقعی اس روز جو تکلیف سے بچ گیا اس پر تیری بڑی رحمت ہے اور پوری کامیابی ہے۔" (سورۃ مومن آیت ۷ تا ۹)

حکمِ حاکمِ اعلیٰ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم دیتے ہیں تو فرشتے اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں پروں کے پھڑ پھڑانے سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے، پتھر پہ زنجیر کھینچنے سے ہوتی ہے پھر نیچے کے فرشتے اوپر والے بڑے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کے اللہ کی طرف سے کیا حکم ملا ہے اوپر والے فرشتے کہتے ہیں جو حکم بھی دیا گیا ہے وہ سچ ہے اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بڑا ہے اور اس کے بعد وہ تفصیل بتا دیتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کوئی نیا حکم دیتے ہیں تو وہ فرشتے جو عرش کو تھامے ہوئے ہیں سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین کے قریب آسمان تک تسبیح پہنچ جاتی ہے اس کے بعد حاملینِ عرش کے قریب رہنے والے فرشتے حاملینِ عرش سے پوچھتے ہیں کہ الہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے تو وہ انہیں اللہ کے حکم سے

آگاہ کردیتے ہیں اس طرح نیچے کے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک □ آسمان دنیا تک یہ حکم پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ رسول اللہ کی پشت پر :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

ایک روز کچھ رات گزری تھی کہ میں اٹھا وضو کیا اور جس قدر مجھے وقت میسر آیا میں نے صلوٰۃ قائم کی۔ صلوٰۃ میں ہی مجھے اونگھ آگئی میں نے دیکھا میرا پروردگار نہایت اچھی شکل میں میرے سامنے ہے مجھ سے فرمایا اے محمد ﷺ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں حاضر ہوں۔

پوچھا ملاء اعلیٰ کس بات پر بحث کر رہے ہیں ؟

میں نے عرض کیا! میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی اور میں نے تینوں دفعہ یہی جواب دیا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی یہاں تک کہ انگلیوں کی ٹھنڈک میرے سینے میں محسوس ہوئی اب مجھ پر سب چیزیں روشن ہوگئیں۔

اور میں سب کچھ سمجھ گیا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکارا!

اے محمد ﷺ میں نے عرض کیا لبیک میں حضر ہوں اللہ تعالیٰ نے پوچھا ملاء اعلیٰ کس بات پر بحث کر رہے ہیں ؟

میں نے عرض کیا! کفارات پر بحث ہو رہی ہے۔

پوچھا کفارات کیا چیز ہیں ؟

میں نے عرض کیا! جماعت کی طرف پیدل چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور تکلیف کے باوجود وضو کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کس بات پر بحث ہو رہی ہے ؟

میں نے عرض کیا! درجے حاصل کرنے والی چیزوں پر۔

فرمایا وہ کیا ہیں ؟

میں نے عرض کیا!

بلاشرط کھانا کھلانا۔ (یعنی مسکین اور محتاج ہونے کی شرط نہ ہو) بلکہ ہر ایک کو کھانے کی عام اجازت ہو۔ اس لئے کہ بعض غیرت والے لوگ محتاجوں کے زمرے میں آنا پسند نہیں کرتے اور ہر ایک انسان سے نرم بات کرنا اور راتوں کو ایسے وقتوں میں صلوٰۃ قائم کرنا جب لوگ لوئے ہوئے ہوں۔

اللہ جب پیار کرتا ہے :

رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو جبرائیلؑ کو بلا کر ان سے کہتا ہے میں فلاں شخص سے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر۔

چنانچہ جبرائیلؑ اس سے پیار کرتے ہیں پھر آسمانوں میں منادی ہو جاتی ہے کہ فلاں شخص سے اللہ پیار کرتا ہے تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین پر اسے مقبول عام بنا دیا جاتا ہے۔

ایسے ہی جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیلؑ کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص کو پسند نہیں کرتا چنانچہ جبرائیلؑ اسے پسند نہیں کرتے پھر آسمانوں میں منی کرادی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو پسند نہیں کرتا پھر وہ سب فرشتے اسے ناپسند کرتے ہیں۔

اس کے بعد زمین پر موجود مخلوق بھی اسے ناپسند کرتی ہے اور وہ دنیا میں ناپسندیدہ شخص بن جاتا ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا ہر روز انسان جب صبح کے وقت اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کہتا ہے یا اللہ! اچھی جگہ خرچ کرنے والوں کو اور نعمتیں عطا کردے۔

دوسرا فرشتہ کہتا ہے یا اللہ! دولت کو ذخیرہ کرنے والوں کو ہلاک کردے۔ مقرب فرشتے اللہ کے حضور حاضر رہتے ہیں وہ ہر اچھے آدمی کیلئے دعا کرتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ کرنے والے لوگوں پر لعنت کرتے ہیں۔

فرشتے اللہ اور اسکے بندوں کے درمیان پیغام پہنچانے کا کام بھی کرتے ہیں اور بندے جو کام کرتے ہیں اس کی رپورٹ اللہ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ فرشتے دلوں میں نیک کام کرنے کا خیال Inspire کرتے ہیں۔

جب یہ فرشتے انسانوں کی طرح متوجہ ہوتے ہیں تو طبیعت میں اچھے کام کرنے کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتے ٹکڑیوں کی شکل میں اڑتے پھرتے ہیں۔ آپس میں گفتگو بھی کرتے ہیں۔ فرشتوں کی ٹکڑیوں میں نیک انسانوں کی روحیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔ اے اطمینان والی روح تو راضی اور خوش ہو کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو پھر میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

فرشتوں کا حلیہ

فرشتے عنفوانِ شباب (جوان حالت) میں نظر آتے ہیں، قد متوازن، آنکھیں بادام کی ہیں، آنکھ کی پتلی میں گہرے رنگ کے ڈورے ہیں، ستواں ناک کی نوک غائب ہے، چہرہ بیضوی اور سر کشکول کی طرح ہے۔ ان کے جسم ایسی روشنی سے مرکب ہے جسے روشنی نہیں کہا جاسکتا۔ ان کے حواس لا محدود ہوتے ہیں (جسطرح انسانوں کے جسمانی حواس پانچ یعنی محدود)۔ فرشتوں کی پرواز ایک سو اسی ہزار میل ہے۔ فرشتوں کا خول یا دنیا (ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی میل فی سیکنڈ) روشنی کی رفتار میں قید ہے۔ ان کی بساط سماوات اور بیت المعمور ہے (جیسے انسانوں کی زمین بساط ہے)۔ فرشتوں کی خوراک کے تقاضے بے رنگ روشنیوں سے پورے ہوتے ہیں۔

ہر مخلوق میں تخلیقی اعتبار سے الگ الگ لطائف (light generators in Aura) جنات کے اندر پانچ لطائف، ملائکہ کے اندر چار، اجرامِ سماوی کے اندر تین، حیوانات کے اندر دو، جمادات کے اندر ایک لطائف کام کرتا ہے۔ فرشتوں کے اندر چار لطائف: روح، سر، قلب، اخفٰی کام کرتے ہے۔

ملائکہ کی قسمیں

نورانی فرشتے :

ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے۔کائنات کے مجموعی تقاضوں کے مطابق نظام چلانا ان کی ڈیوٹی ہے۔

ملاءِ اعلیٰ :

یہ فرشتے پہلی قسم کے فرشتوں سے زیادہ قریب ہیں۔

انسانی روحیں :

یہ وہ روحیں ہیں جو ملاءِ اعلیٰ سے علم سیکھتی ہیں اور یہ لوگ ایسے اعمال کرتے ہیں جن سے ان کا ذہن و قلب مُصفا ہو جاتا ہے۔پاکیزگی اور نور کے ذخیرے کی وجہ سے وہ ملاءِ اعلیٰ کی بات سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں ہیں۔مرنے کے بعد اُن فرشتوں کے جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔جہاں نیک روحوں اور فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے اس مقام کا نام حظیرۃ القدس ہے۔

حظیرۃ القدس :

حظیرۃ القدس میں جمع ہونے والے فرشتے اور روحیں انسانوں کو تباہی اور مصیبت سے بچانے کے طریقوں پر سوچ بچار کرتے ہیں اور سب متفق ہو کر یہ طریقے انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔اس کام کیلئے وہ انسان منتخب کیا جاتا ہے جو سب انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہو۔پاکیزہ شخص کے لئے لوگوں کو Inspire کیا جاتا ہے کہ اس آدمی کی پیروی کریں۔

پھر ایک جماعت بن جاتی ہے جو انسانیت کی خدمت کرتی ہے جن باتوں میں قوم کی بھلائی اور بہتری ہو۔اس پاکیزہ بندے کی روح میں وحی کے ذریعہ خواب میں اور کبھی غیب کی حالت میں وہ باتیں داخل کردی جاتی ہیں۔اس پاکیزہ روح انسان سے ملاءِ اعلیٰ روبرو بات کرتے ہیں

ملائکہ اسفل :

اسفل کے فرشتے ملاءِ اعلیٰ سے دوسرے درجے میں ہوتے ہیں لیکن یہ نورانی فرشتوں کے مرتبے کے برابر نہیں ہوتے۔یہ فرشتے اپنی طرف سے کچھ نہیں سوچتے۔اوپر سے حکم آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔وہ اتنی ہی بات جانتے ہیں جتنی بات اوپر کے فرشتے انہیں سمجھا دیں۔فرشتے مشین کی طرح کام کرتے ہیں ان کے سامنے ذاتی نفع و نقصان نہیں ہوتا۔صرف وہی عمل کرتے ہیں جس کا انہیں اوپر کے فرشتوں کی طرف سے الہام ہوتا ہے یہ فرشتے حرکت تبدیل کرنے میں بھی اپنا اثر ڈالتے ہیں۔

ملائکہ سماوی :

اللہ تعالیٰ کا حکم سب سے پہلے حظیرۃ القدس میں آتا ہے وہاں ملاءِ اعلیٰ اس حکم کو سن کر اپنے نیچے کے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا حکم سناتے ہیں یہ فرشتے ملائکہ سماوی ہیں۔ملائکہ سماوی اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر ملائکہ عنصری کو پہنچاتے ہیں۔

ملائکہ عنصری :

ملائکہ عنصری اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر مخلوق کو انسپائرInspire کرتے ہیں اگر دو جماعتوں میں لڑائی ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے وہاں پہنچ کر حالات کے مطابق ایک جماعت کے دلوں میں بہادری، ثابت قدمی اور فتح کرنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں ان کی مدد کی مدد بھی کرتے ہیں اور دوسری جماعت کے دلوں میں کمزوری بزدلی کے خیالات Inspire کرتے ہیں تا کہ اللہ کے چاہنے کے مطابق نتیجہ نکلے اور وہ جماعت غالب آجائے جس کا غلبہ اللہ چاہتا ہے۔ان فرشتوں کا نام

ملائکہ اسفل ہے۔

کراماََ کاتبین :

فرشتوں کی ایک قسم کراماََ کاتبین ہے جن کی ہر انسان کے ساتھ ڈیوٹی ہے ایک فرشتہ ہر نیک کام کی وڈیو فلم بناتا ہے اور دوسرا ہر برے کام کی وڈیو فلم بناتا ہے۔

بیت المعمور :

سدرۃ المنتہا کے نیچے، بیت المعمور ہے۔ بیت المعمور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا مقام ہے اس ہی مقام میں ملاءِ اعلیٰ رہتے ہیں۔ ان کے اوپر جو فرشتے ہیں ان کا نام ملائکہ نوری ہے۔ ملائکہ نوری کے نیچے ملاءِ اعلیٰ کے نیچے ملائکہ سماوی ہیں اور ملائکہ سماوی کے نیچے ملائکہ عنصری ہیں۔

فرشتوں کے گروہ

- ☆ گروہ جبرائیلؑ
- ☆ گروہِ میکائیلؑ
- ☆ گروہِ عزرائیلؑ
- ☆ گروہِ اسرافیلؑ

ہر گروہ کی الگ الگ صلاحیتیں ہیں اور ان صلاحیتوں کا الگ الگ استعمال ہے۔

حضرت جبرائیلؑ اللہ کے قاصد ہیں۔ وحی پہنچانا اور الہام کرنا ان کی وصف ہے۔

حضرت میکائیلؑ کے فرائض میں بارش کے سارے معاملات ہیں۔

حضرت عزرائیلؑ کے ذمہ موت سے متعلق معاملات ہیں۔

حضرت اسرافیلؑ کی ڈیوٹی میں قیامت سے متعلق معاملات ہیں۔

فرشتوں کی صلاحیتیں

سات آسمان ایک زون ہے۔

ہر زون کے فرشتے الگ الگ ہیں لیکن ساتوں آسمانوں میں موجود فرشتوں کو ملائکہ سماوی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو جو صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں وہ فرشتوں کے پروں سے ظاہر ہوتی ہیں۔ فرشتوں کے پر صلاحیتوں اور صفات کے مطابق چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ پروں کی تعداد میں بھی فرق ہوتا ہے۔ جس طرح مور کے پر ہوتے ہیں اور پروں پر خوبصورت نقش و نگار ہوتے ہیں اسی طرح فرشتوں کے پروں پر بھی لاشمار نقوش ہوتے ہیں۔ ہر نقش ایک صلاحیت ہے فرشتوں کے پروں میں سے نور کے جھماکے ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے پروں میں سبز روشنیوں کا انعکاس ہوتا ہے۔

کائناتی نظام :

جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، کراماً کاتبین، منکر نکیر، ملائکہ رضوان، ملائکہ زمانیا وغیرہ۔ فرشتوں کے کئی طبقے ہیں۔ سارے فرشتے کائناتی نظام میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں ذرہ برابر فرق نہیں کرتے فرشتوں کی تعداد کا کسی بھی طرح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ تخلیقی نظام میں ہر انسان کے ساتھ 20 ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی لگی ہوتی ہے۔

اس وقت ہماری دنیا کی آبادی چھ ارب ہے۔ جبکہ ہماری دنیا کی طرح کروڑوں دنیائیں اور بھی موجود ہیں۔

دوسری دنیاؤں کے مقابلے میں ہماری زمین سب سے چھوٹا کرہ ہے۔ سیر کے دوران صوفی کو ہماری زمین ایسی نظر آتی ہے جیسے بڑے گنبد پر سوئی کی نوک سے نشان لگا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، دنیا کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سمندر روشنائی بن جائے اور یہ سب ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ کی باتیں باقی رہیں گی۔

اعمال نامہ :

آدمی جب مر جاتا ہے تو جو کچھ اس نے دنیا میں کیا ہے وہ ریکارڈ ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ ذرہ برابر نیکی ہو، چاہے ذرہ برابر برائی ہو۔ ہر عمل اور ہر قول کی کراماً کاتبین وڈیو فلم بناتے رہتے ہیں۔ انسان مرنے کے بعد یہی فلم دیکھتا رہتا ہے۔

مثلاً ایک آدمی نے چوری کا ارادہ کیا۔ نیکی لکھنے والے فرشتے نے اس کے دل میں خیال ڈالا کہ یہ کام برا ہے اسے نہیں کرنا چاہئے اللہ اس عمل سے ناخوش ہوتا ہے لیکن چور نے اس بات کو قبول نہیں کیا اور وہ چوری کیلئے گھر سے نکل گیا کسی گھر کے نقب لگائی اور سامان چوری کر کے اپنے گھر لے آیا۔ مذہبی اعتبار سے اس کے ذہن میں یہ بات ہے کہ چوری کی سزا ہاتھ کٹنا ہے۔

مرنے کے بعد اس چور کو یہ پوری فلم دکھائی جائے گی۔اور چوری کے نتیجہ میں فلم میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا۔چور جب اپنی ذات سے متعلق فلم دیکھتاہے تو وہ یہ بھول جاتاہے کہ میں فلم دیکھ رہا ہوں۔

جب اس کا ہاتھ کٹتاہے تو وہ فلم میں اپناہاتھ کٹا ہوا دیکھتاہے اور اسے شدید تکلیف ہوتی ہے۔

ایک نیک آدمی نماز کیلئے مسجد گیا نماز ادا کرنے کے بعد اللہ کے گھر میں آرام سے بیٹھ گیا اللہ تسے تعلق کی بناء پر مسجد میں اسے سکوں ملا اللہ کے ذکر کی نورانی لہروں نے اسے راحت بخش دی اور وہ اللہ کی میزبانی سے خوش ہو گیا یہ فلم گھر سے نکلنے کے وقت سے مسجد میں بیٹھنے اور نورانی لہروں سے سیراب ہونے کے وقت تک بنتی رہتی ہے۔جب یہ بندہ دنیا سے رخصے ہو جائے گا تو اسے نیکی کے عمل اور نیکی کی فلم دکھائی جائے گی۔یہ فلم دیکھ کر اُسے خوشی اور سکون ملے گا۔

منکر نکیر مرنے کے بعد پہلی ملاقات مے سوالات کرکے یہ بتادیتے ہیں کہ نیکی اور بدئی میں بندہ کی کیا حیثیت ہے۔اگر وہ نیک ہے تو جنت کے نظاروں سے مستفیض ہوتاہے،برائی کا پیکر ہے تو دوزخ کا عذاب نظروں کے سامنے آتا رہتاہے۔

Credits

Source Books

(۱) کتاب: جنات کے حالات واحکام

تصنیف: علامہ قاضی بدر الدین شبلی حنفی محدثؒ المتوفی 749ھ

(۲) کتاب: شیطان کی سوانح عمری

تصنیف: ابدالِ حق، قلندر بابا اولیاءؒ

امامِ سلسلہ عظیمیہ ۱۹۶۰ (وفات ۲۷ جنوری 1979ء، مزار واقع شادمان ٹاؤن کراچی پاکستان)

(۳) کتاب: احسان وتصوف (بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سلیبس، ملتان)

تصنیف: خواجہ شمس الدین عظیمیؒ

خانوادہ، سلسلہ عظیمیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Compiled & Documented by

Irfan Farooqi (irfanfarooqi@gmail.com)